ہیں؟ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ اپنے دائرۂ اثر کے لوگوں کو تاریکی میں رکھنا چاہتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ بس اسی وقت تک ان کے اثر میں ہیں جب تک یہ ان کی بنائی ہوئی محفوظ پناہ گاہ میں محصور ہیں؟ اور کیا خود وہ لوگ جو اپنے اُستادوں اور پیروں اور سرداروں کے باندھے ہوئے اس حصار میں رہنے پر راضی ہو جاتے ہیں اپنی جگہ یہ نہیں سوچتے کہ ایک بہتر اور مضبوط موقف رکھنے والا کب اس بات سے ڈرا کرتا ہے کہ دوسرے کسی شخص کے دلائل سن کر اس کے حلقۂ اثر کے لوگ متزلزل ہو جائیں گے۔

مولانا محمد یوسف صاحب کے متعلق ہمیں یہ بدگمانی نہیں ہے کہ انہوں نے ہماری دعوت کا اچھی طرح مطالعہ کرنے کے بعد اس کا یہ خلاصہ نکالا ہوگا کہ "ہم بس حکومت چاہتے ہیں"۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ وہ بے چارے خود اس حصار کے شکار ہوئے ہیں جو مذہبی گھرانوں میں پرورش پانے والوں کے گرد عموماً کھینچ دیا جاتا ہے۔ اس حصار میں محصور ہونے کی وجہ سے انہوں نے ہماری کوئی چیز نہ پڑھی، نہ پڑھنے کی ضرورت محسوس کی۔ محض سنی سنائی باتوں سے ہماری دعوت کا یہ عجیب سا خلاصہ نکال لیا۔ اگر وہ ایک مخلص خیرخواہ کی گزارش کو قابلِ توجہ سمجھیں تو ان سے عرض کیا جائے کہ اگر رائے زنی کرنی ضروری ہی ہو تو اظہارِ رائے سے پہلے اس چیز سے واقفیت بہم پہنچانی چاہیے جس پر آپ رائے ظاہر کر رہے ہوں۔ اور اگر آپ کو اس کی فرصت نہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ ناکافی معلومات کی بنا پر آپ کوئی رائے ظاہر نہ فرمائیں۔

ایک اور فتوےٰ

سوال:

یہاں سے فتوےٰ دریافت کرنے کے لئے مولانا مولوی کفایت اللہ صاحب مفتی اعظم دہلی کے پاس روانہ کیا گیا تھا کہ مولانا مولوی سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کی اتباع جائز